جلد ۲۹ | ۶ احسان ۱۳۲۰ ہش | ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ | ۶ جون ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۲۷

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ

# مُسلم لیگ میں شمولیت کو کفر و اسلام کے مسائل سے کیا تعلق

مسلم لیگ مسلمانوں کی ایک سیاسی انجمن ہے۔ اور اس لحاظ سے وُہ جس قدر زیادہ لوگوں کی نمائندہ ہو۔ اسی قدر زیادہ مفید اور با اثر ہو سکتی ہے۔ اسی بات کو پیش نظر رکھ کر شیعوں کے روزانہ اخبار "سرفراز" نے مسلم لیگ کو یہ مشورہ دیا تھا کہ اسے احمدیوں کو بھی اپنے اندر داخل کرنے کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ تاکہ انفرادی حیثیت میں اگر جماعت احمدیہ کے افراد مسلم لیگ میں شامل ہونا چاہیں۔ تو اس میں شامل ہو کر مسلمانوں کی سیاسی قوت کو بڑھانے کا موجب بن سکیں۔ اس پر اخبار "زمیندار" نے لکھا۔ کہ عام مسلمان چونکہ احمدیوں کے کفر کا فتوٰے دے چکے ہیں۔ اس لئے وُہ مسلم لیگ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ کسی احمدی کو مسلم لیگ میں شامل ہونے کا کوئی خاص شوق نہیں ہے۔ تاہم "زمیندار" سے پوچھا گیا۔ کہ جو وجہ احمدیوں کے خلاف اس نے پیش کی ہے۔ اس میں اگر کچھ معقولیت ہے۔ تو پھر دیگر فرقوں کے مسلمانوں کو بھی لیگ سے نکال دینا چاہیئے۔ اور کسی ایک فرقہ کے لوگوں کا ہی لیگ پر قبضہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آج مسلمانوں کا کوئی ایک فرقہ بھی ایسا نہیں ہے۔ جس پر کفر کا فتوٰی نہ لگ چکا ہو۔ اور جسے خارج از اسلام نہ قرار دیا گیا ہو۔

چونکہ "زمیندار" کے پاس اس کا کوئی معقول جواب نہ تھا۔ اس لئے اسے یہ لکھنا پڑا۔ کہ تمام فرقوں نے چونکہ صرف احمدیوں کے کفر پر اتفاق کیا ہے۔ وُہ کسی اور فرقہ کے کفر کے متعلق اس طرح متفق نہیں ہوئے۔ اس لئے احمدیوں کے کفر پر ان کے اجماع کی صداقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ گویا تمام فرقے ایک دوسرے کو کافر سمجھنے کے باوجود سوائے احمدیوں کے اور کسی فرقہ کے کفر پر متفق نہیں۔ اور یہ احمدیوں کے کافر ہونے کا ایسا ثبوت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے متعلق جب یہ گزارش کی گئی کہ چونکہ ایسے اجماع کے متعلق اسلام کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ الکفر ملۃ واحدہ۔ یعنی حق و صداقت کے مقابلہ میں ایک دوسرے کو کافر کہنے والے متفق ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سب فرقوں کا جماعت احمدیہ کے خلاف "اجماع" اس کے حق پر ہونے کی شہادت ہے۔ تو "زمیندار" (۳۱ مئی) نے اپنے پیش کردہ "اجماع" کو بالائے طاق رکھ کر لکھ دیا۔ کہ:-

"اصل بحث شیعہ و سُنی کے کفر و اسلام کے متعلق نہ تھی۔ بلکہ سوال یہ تھا۔ کہ مرزائی بھی اپنے پنجاہ سالہ معتقدات کی رُو سے کسی شیعہ۔ کسی سُنی۔ اور کسی وہابی کو مسلمان سمجھتے ہیں؟"

پھر اسی بات کو ان الفاظ میں دہرایا۔ کہ

"ہمارا سوال صرف اتنا ہے۔ کہ کیا امتِ مرزائیہ کے نزدیک تمام سُنی۔ تمام شیعہ اور تمام اہل حدیث جو مرزا صاحب کی نبوت کے قائل نہیں۔ مسلمان ہو سکتے ہیں "الفضل" کو صرف اس سوال کا جواب دینا چاہیئے"

"الفضل" اس سوال کا جواب بارہا دے چکا ہے۔ اور اب بھی مذہبی مسائل کی بحث کے وقت دینے کے لئے تیار ہے مگر اس موقعہ پر دریافت طلب امر یہ ہے کہ مسلم لیگ میں شمولیت سے اس کا تعلق کیا ہے؟ اگر مسلم لیگ میں وُہی لوگ داخل ہو سکتے ہیں۔ جو اپنے عقائد سے اختلاف رکھنے والوں کو بھی مسلمان سمجھیں۔ تو براہ مہربانی بتایا جائے۔ کہ سُنی جو اہل حدیث کو مسلمان نہیں قرار دیتے۔ اور اہل حدیث جو سُنیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اور حنفی جو شیعوں کو مسلمان نہیں ٹھہراتے مسلم لیگ میں کیوں شامل ہیں۔ اگر یہ لوگ اختلاف عقائد کی وجہ سے ایک دوسرے کو کافر اور خارج از دائرہ اسلام قرار دے کر بھی مسلم لیگ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ تو کسی احمدی کے شریک ہونے میں کیا روکاوٹ ہو سکتی ہے؟

پھر اگر مسلم لیگ میں ان مذہبی مسائل پر بحث کی جاتی ہے جن پر کسی کے کفر و اسلام کا دارومدار ہے۔ اور ان امور کو حل کیا جاتا ہے۔ جو کسی کو کافر یا مسلمان بنا سکتے ہیں۔ اور ان میں سوائے احمدیوں کے باقی تمام فرقوں کے لوگ متفق ہیں تو بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ کسی احمدی کو ایسی مجلس میں شامل ہونے کا حق نہیں ہے جس کے بنیادی اصول سے وُہ متفق نہیں۔ لیکن جب مسلم لیگ کے پیش نظر ایسے معاملات ہیں جن کا مذہبی عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جو مسلمانوں کے ملکی اور سیاسی حقوق سے وابستہ ہیں۔ تو پھر ان میں شرکت کے لئے کسی کے کفر و اسلام کا سوال اٹھانا حد درجہ کی نادانی نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

ہماری غرض مسلم لیگ اور اس کے حامیوں کی احمدیوں کے خلاف موجودہ غیر معقول روش کے متعلق لکھنے سے یہ نہیں۔ کہ کوئی احمدی مسلم لیگ میں شامل ہونے کے لئے بیتاب ہے اور وُہ اس میں اپنا کوئی ذاتی فائدہ سمجھتا ہے۔ بلکہ یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ آج کل جو لوگ مسلم لیگ پر قابض ہیں۔ وُہ کس سمجھ سوچ کے مالک ہیں اور ان کی سیاسی بصیرت کا کیا حال ہے معاصر "سرفراز" نے انہی کا رونا روتے ہوئے اپنے ۲ جون کے پرچہ میں لکھا ہے:-

مسلم لیگ کے دروازہ کو اس جماعت پر صرف اس لئے بند کر دینا۔ کہ وہ مذہبی معاملات میں ہم سے کچھ شدید بنیادی اختلاف رکھتے ہیں۔ ہماری رائے میں سیاسی مصلحت کے بالکل خلاف ہے۔ مردم شماری کے کاغذات میں احمدی مسلمان لکھے جاتے ہیں۔ حکومت نے بھی سیاسی اور آئینی حیثیت سے مسلمانوں کے ساتھ ان کی وابستگی کو تسلیم کر لیا ہے۔ تمام سیاسی حقوق میں وہ عام مسلمانوں کے ساتھ شریک ہیں۔ مجالس قانون ساز میں کسی نشست کے لئے وہ مسلم حلقہ ہائے انتخاب ہی سے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اور اپنے ووٹ بھی بجائے کسی غیر مسلم امیدوار کے مسلمان امیدوار ہی کو دے سکتے ہیں پھر جبکہ احمدی حضرات عام مسلمانوں کے ساتھ اتنی گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلم لیگ ان کو اپنے میں شامل نہ کرے۔ اور ان کی وابستگی سے جو فوائد پہنچ سکتے ہیں۔ ان سے مسلمانوں کو مجموعی حیثیت سے محروم کر دیا جائے۔"

آخر میں لکھا ہے۔ "ہندو قوم کو دیکھئے کہ وہ اچھوت قوموں کو بھی سیاسی اغراض کے ماتحت اپنے سے نتھی کئے ہوئے ہیں گاندھی جی اور ہندو لیڈروں کو اس بارہ میں اتنی کد ہے کہ وہ چھوت چھات کے بندھنوں کو توڑ رہے ہیں۔ اور مندروں کے دروازے ان کے لئے وا کئے جا رہے ہیں۔ گاندھی جی اس راز سے خوب واقف ہیں۔ انہوں نے جب یہ دیکھا۔ کہ اچھوتوں کو آئینی حیثیت سے ہندوؤں سے جدا کیا جا رہا ہے۔ تو انہوں نے مرن برت رکھ کر ان کو ہندوؤں سے الگ نہ ہونے دیا۔ کاش مسلمان سیاسی اغراض ہی کے ماتحت مسلم اقلیتوں کو اپنے میں شامل کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے۔ اور اپنی عددی قوت کو کمزور نہ بناتے"!

یہ ایسی عام فہم اور ضروری باتیں ہیں۔ جن کی اہمیت سے کوئی معمولی سیاست دان بھی انکار نہیں کر سکتا لیکن جن لوگوں کی عقل پر پتھر پڑ چکے ہوں۔ انہیں سمجھانا کسی کے بس کی بات نہیں ہے :

## مدینۃ المسیح

قادیان ۸ احسان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج بھی بوجہ حرارت ناساز رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آج صبح صاحبزادہ مرزا مبارک احمد ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب کی عیادت کے لئے امرتسر تشریف لے گئیں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج ۱۰۵ درجہ بخار رہا۔ جس میں اس وقت کسی قدر کمی ہے۔ حرم ثانی کو کل سے ۱۰۲ درجہ کا بخار ہے۔ نیز جسم کے بعض حصوں میں درد کی شکایت بھی ہے دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہاں آج دختر تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ کل اس خوشی میں مقامی دفاتر اور مدارس میں تعطیل کی جائے گی :

آج بعد نماز مغرب حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے مسجد نور میں تقریر کی۔ جس میں مساجد کے آداب کی تلقین فرمائی۔

نظارت تعلیم و تربیت نے مولوی ابو العطاء صاحب کو ڈسکہ بھیجا ہے۔

### یوم التبلیغ کو ہر احمدی اپنا فرض ادا کرے

دوست یاد رکھیں کہ ۸ ماہ احسان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۸ جون ۱۹۴۱ء تبلیغ کا دن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو غیر احمدی احباب اعزا اور پڑوسیوں تک پہونچانا اس دن آپ کا فرض ہے (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### نیا آسمان اور نئی زمین

"لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا نشان ظاہر ہوگا۔ گویا وہ آسمان سے اترے گا اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا۔ اور انکار کیا گیا۔ اور چپ رہا۔ لیکن وہ اب نہیں چھپائے گا۔ اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی۔ کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔ یہ اس لئے ہوگا۔ کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا۔ ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے۔ لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں۔ اس لئے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی۔ یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے۔ گویا مر گئے۔ کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا۔ اور گذشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے۔ سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا دے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے۔ جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں۔ جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ دنیا نے خدا کی اس نئی تجلی سے دشمنی کی۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

### چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانان کشمیر کی بہبودی اور فلاح کے لئے جو کام اپنے ہاتھ میں لیا وہ خدا کے فضل سے اب بھی جاری ہے چونکہ یہ کام حضور کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ اس لئے وہ دوست جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے جاری کئے ہوئے کاموں میں حصہ لینے کو سعادت سمجھتے ہیں۔ انہیں استقلال کے ساتھ کشمیر فنڈ کا چندہ ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ یہ کام حضور کی طرف سے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کے چندہ کی شرح بھی حضور نے بہت نرم رکھی ہے۔ یعنی ایک پائی فی روپیہ ماہوار۔

اس سلسلہ میں یہ اظہار کرنا ضروری ہے۔ کہ یہ کام ۱۹۳۱ء سے جاری ہے اور جماعت احمدیہ کے بعض مخلصین آج تک بلاناغہ کشمیر کا چندہ نہ صرف کم سے کم شرح ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمد پر ادا کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک دوست متواتر دس سال سے اپنی ماہوار آمد کا ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے دیتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ مخلص دوست چونکہ اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ اس لئے صرف اتنا کہا جاتا ہے۔ کہ وہ مالی قربانیوں کے ہر حصہ میں ایسی شاندار قربانی کر رہے ہیں۔ کہ اسے دیکھ کر ہر شخص کو رشک آتا ہے۔ اندازہ یہ ہے۔ کہ ہر مہینے ان کی آمد کا ۵۰ یا ۵۵ فیصدی چندوں میں صرف ہوتا ہے۔ یہی وہ طبعی قربانی ہے جس کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پس احباب کو کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ بھی باقاعدہ ادا کرنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ چاہتے ہیں۔ کہ احباب اس چندہ کو باقاعدہ جاری رکھیں۔ جماعتوں کے عہدے دار سے خواہ وہ امیر ہو یا پریذیڈنٹ یا مالی کام کرنے والے ان سے امید ہے۔ کہ وہ کشمیر فنڈ کے چندے میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔

فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

# نئی دُنیا کس طرح تعمیر کی جا سکتی ہے

۲۶ مئی - آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے شملہ سے بعنوان "نئی دنیا" حسب ذیل تقریر براڈکاسٹ فرمائی:-

اس وقت مشرق و مغرب میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ موجودہ جنگ کے بعد

**ایک نئی دُنیا کی بنیاد**

ڈالی جائے - اگر ایک طرف محوری طاقتیں اس بات کی دعویدار ہیں۔ کہ وُہ ایک نئے نظام کے قیام کے لئے جد و جہد کر رہی ہیں۔ تو دوسری طرف جمہوریتیں اعلان کر رہی ہیں۔ کہ اس جنگ کے بعد وُہ ایک نئی دُنیا بسانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیسی نئی دُنیا کے بسانے کی ضرورت کیا ہے۔ کیا

**موجُودہ نظام**

دُنیا کے سر زبردستی مڑھ دیا گیا تھا۔ یا دُنیا غفلت میں ایسے رستہ پر چل رہی تھی جو خرابی پیدا کرنے والا تھا۔ کہ اب اسے دوبارہ ایک نئی دُنیا بسانے کی ضرورت کا احساس ہوا؟ یا کیا جس مقصد کو اس نے چُنا تھا۔ اس کی خرابی اس پر واضح ہو گئی ہے۔ کہ وُہ اب ایک نیا مقصد اور نیا راستہ اختیار کرنا چاہتی ہے۔ جہاں تک

**علمی اور مادی ترقی**

کا سوال ہے۔ آج کی دُنیا دو تین سو سال پہلے کی دُنیا سے یقیناً بڑھ کر ہے علم پہلے سے زیادہ ہے صنعت و حرفت کی ترقی پہلے سے زیادہ ہے۔ ایجادات کا باب وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ غرباء کے حقوق کا پہلے سے زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ اور زمین کے مخفی خزانوں کو کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔

غرض دولت حصول دولت اور استعمال دولت کے لحاظ سے آج کا انسان دو تین سو سال پہلے کے انسان سے یقیناً بہتر ہے۔ پھر تبدیلی کی خواہش بنی نوع انسان کے قلوب میں کیوں ہے۔ اور کیوں قومیں ایک دوسری سے برسر پیکار ہیں۔ دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ انہی اقوام کو دیکھ لو۔ جو اس وقت جنگ میں شریک ہیں۔ کیا آج کا جرمنی علم۔ طاقت اور اپنی دولت کے لحاظ سے گزشتہ صدی کے جرمنی سے پیچھے ہے۔ یا کیا آج کا اٹلی گزشتہ صدی کے اٹلی سے کم ترقی یافتہ ہے۔ یا کیا آج کا جاپان گزشتہ صدی کے جاپان سے پسماندہ ہے ان ممالک پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ آج کے جرمنی آج کے اٹلی اور آج کے جاپان کے مقابلہ میں گزشتہ جرمنی - اٹلی اور جاپان ایسے ہی تھے جیسے سمندر کے مقابلہ میں تالاب - پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ تمام ممالک پہلے سے کئی گنا زیادہ ترقی کر چکے ہیں - تو ان کے قلوب میں وُہ

**بے چینی کیوں پائی جاتی ہے**

جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے ہمسایہ ممالک کا چین چھین رکھا ہے - اگر ہم واقعات پر غور کریں - تو اس نتیجہ پر بآسانی پہونچ سکتے ہیں - کہ اُن کے قلوب میں یہ بے چینی اپنی گزشتہ حالت پر نظر ڈالنے سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ بعض دوسرے ممالک کو دیکھ کر پیدا ہوئی ہے - جو گزشتہ دو تین سو سال میں ترقی کر گئے ہیں - ان کو یہ شکوہ نہیں - کہ ان کے ملک کے باشندوں کے لئے رہنے کی کوئی جگہ نہیں رہی بلکہ انہیں شکوہ ہے - تو یہ کہ دوسری اقوام پر حکومت کرنے کے انہیں ویسے سامان میسر نہیں - جیسے بعض دوسری حکومتوں کو حاصل ہیں - اگر محض رہنے کی جگہ کا سوال ان تمام جھگڑوں کی اصل بنیاد ہوتا - تو چاہئے تھا - کہ یہ تمام اقوام

**افزائش نسل کی تدابیر پر زور**

نہ دیتیں - مگر حالت یہ ہے - کہ جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے - کہ ان کے پاس رہنے کے لئے جگہ نہیں - وہی افزائش نسل پر زیادہ زور دے رہے ہیں - چنانچہ جرمنی افزائش نسل پر زور دے رہا ہے - اٹلی افزائش نسل پر زور دے رہا ہے - اور جاپان بھی ایک حد تک اپنی آبادی بڑھانے کی سر توڑ کوشش کر رہا ہے - یہ بات بتاتی ہے کہ لڑائی اور جھگڑوں کی وجہ یہ نہیں کہ ان کے پاس اپنے ملک کے باشندوں کے لئے جگہ نہیں رہی - بلکہ یہ ہے - کہ وُہ بعض

**اور اقوام پر حکومت کرنے کے خواہشمند**

ہیں - اور اس طرح اپنے اثر اور رسوخ کو بڑھانا چاہتے ہیں - اور حق یہ ہے کہ جن قوموں میں بیداری پیدا ہو چکی ہے - ان کی اس خواہش کو طاقت سے روکنا بالکل ناممکن ہے - کیونکہ طاقت سے ایک خواہش دبائی تو جا سکتی ہے مگر کلیتہً مٹائی نہیں جا سکتی ۔

گزشتہ جنگ عظیم کے بعد یہ خیال کیا گیا تھا - کہ

**جنگ کے امکانات**

اب ایک لمبے عرصہ تک مٹا دیئے گئے ہیں - مگر یہ توقع پُوری نہ ہوئی - اور پوری ہو بھی نہیں سکتی تھی - کیونکہ جب تک افکار میں محبت کی لہریں نہ اُٹھ رہی ہوں - جب تک دل تباغض اور تحاسد سے پاک نہ ہوں - اس وقت تک یہ امید رکھنا کہ تمام قومیں اپنی ہمسایہ اقوام سے صلح اور محبت کے ساتھ رہیں گی - ایک ایسی خواب ہے - جو شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتی ۔

پس ایک

**نئی دُنیا کی تعمیر کے لئے**

سب سے پہلے دِلوں کی اصلاح کی ضرورت ہے - معاہدات کی پابندی کی ضرورت ہے - اور اخلاق کی صفائی کی ضرورت ہے - حقیقت یہ ہے - کہ قوموں اور حکومتوں میں سے اس وقت تک برائیوں کا عنصر نہیں مٹ سکتا - جب تک وُہ اپنی اخلاقی ذمہ داریوں کو محسوس نہ کریں کیونکہ جس طرح افراد کے لئے حرص - لالچ - ظلم اور جھوٹ نقصان دہ ہیں - اسی طرح قوموں اور ملکوں کے لئے بھی نقصان دہ ہیں - اور جس طرح اچھے فرد کے لئے جو سوسائٹی کے لئے اپنے آپ کو مفید وجود بنانا چاہتا ہے ضروری ہے کہ وہ کمزور کی مدد کرے اسی طرح قوموں ملکوں اور حکومتوں کے لئے بھی اس بات کی ویسی ہی ضرورت ہے - جب تک دُنیا کی اقوام اور دُنیا کی حکومتیں اس بات کو مدنظر نہیں رکھیں گی - اس وقت تک اُس نئی دُنیا کی تعمیر نہیں ہو سکتی - جس کی خواہش لوگوں کے قلوب میں پائی جاتی ہے ۔

اسی جنگ کو دیکھ لو - اس

**جنگ کی سب سے بڑی وجہ**

یہ ہے - کہ حکومتیں اپنے ملکوں پر قانع نہیں - اور وُہ چاہتی ہیں کہ اپنے ملکوں اور اپنی سرحدوں سے پار دوسرے ممالک پر حکومت کریں - اور ان کے مال اور دولت سے فائدہ اٹھائیں اب اس نقص کو سوائے اخلاق کی درستی کے ہم کس طرح دُور کر سکتے ہیں اگر طاقت سے ایک وقت اس نقص کو دبا بھی دیا جائے گا - تو لازماً کچھ عرصہ کے بعد وُہ کسی اور شکل میں اور کسی اور قوم میں ظاہر ہو جائے گا - اگر دُنیا یہ فیصلہ کر لے - کہ وُہ ہمیشہ

**اصول اخلاق کے تابع**

رہے گی - تو یقیناً ملک گیری کی ہوس نہ صرف ایک قوم کے دل سے بلکہ تمام قوموں کے دلوں سے - اور نہ صرف ایک وقت کے لئے - بلکہ ہمیشہ کے لئے مٹ جائے ۔

وُہ مقدس کتاب جس کے پیروؤں میں شامل ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے - اس نے اس بارہ میں ایک نہایت ہی اعلےٰ تعلیم دی ہے اور وُہ یہ ہے - لاتمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربک خیر و ابقیٰ - یعنی چاہیئے - کہ کوئی قوم اس مال و دولت کی فراوانی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے - جو ہم نے دوسری اقوام کو دی ہوئی ہے - یہ محض ظاہری دُنیا کی زیبائش کی چیزیں ہیں - اور ہم نے جو حکم دیا ہے - اس کی وجہ یہ ہے - کہ تمام اقوام کی اندرونی قابلیتوں کو ظاہر کرنے کے دُنیا میں سامان موجود ہیں -

یعنی ہر قوم اور ملک کے لئے ان کی ذاتی قابلیتوں کے اظہار کے لئے الگ الگ سامان موجود ہیں۔ پس انہیں نہیں چاہیئے کہ وہ دوسری قوموں کی دولت کی طرف حریصانہ نگاہوں سے دیکھیں۔ اسی طرح وہی مقدس کتاب فرماتی ہے۔ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃٍ انکاثا۔ یعنی تم اس عورت کی طرح مت بنو جو سوت کات کات کر ڈھیر کرتی رہتی۔ اور جب اچھی مقدار میں سوت جمع ہو جاتا۔ تو بجائے اس سے کپڑے بنوانے کے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی۔ اور سوت کے فائدہ سے محروم رہتی۔ گویا اس کی کوشش اور مال سب اکارت جاتا۔ اس مقدس کتاب نے یہ مثال درحقیقت ان لوگوں کی بیان کی ہے۔ جو دوسرے ممالک سے معاہدات تو کرتے ہیں۔ مگر بعد میں ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے اندرونی نظام میں رسوخ اور نفوذ پیدا کرنا شروع کر دیتے اور دلوں میں بغض اور کینہ رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح معاہدات کی اصل غرض پوری نہیں ہوتی۔ اور جس طرح تاگے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر گرہ باندھنا مشکل ہوتا ہے۔ اسی طرح معاہدات کی اصل غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ

## دنیا میں امن

قائم ہو۔ تو تمہارے تمام معاملات اور معاہدات کی یہ غرض ہونی چاہیئے کہ کمزوروں کو ترقی دی جائے۔ غرض یہ دونوں ایسے زریں اصول ہیں۔ کہ اگر دنیا ان پر عمل کرے تو وہ تمام قسم کے فسادات سے محفوظ ہو جائے۔ اور ایک ایسی نئی دنیا بن جائے جو موجودہ دنیا سے نرالی تمام فتنوں سے پاک اور صلح اور محبت سے پُر ہو۔

پس نئی دنیا کی بنیاد موجودہ سیاست پر نہیں اٹھ سکتی۔ بلکہ

## نئی دنیا کی بنیاد صرف اور صرف اخلاق فاضلہ

پر ہوگی۔ اور اسی وقت یہ نئی دنیا قائم ہوگی جب بنی نوع انسان یہ فیصلہ کر لیں گے۔ کہ حکومتیں بھی اخلاق کے تابع رہیں گی۔ اور مختلف ناموں اور بہانوں سے ضابطہ اخلاق کو پامال کرنے کی کوشش نہیں کریں گی۔ جب تمام بنی نوع انسان اس مسلک کو اختیار کر لیں گے۔ اور جن سے اس بارہ میں کسی قسم کی غلطی ہوگی۔ وہ اپنی اصلاح کر لیں گے تب یقیناً ایک ایسا نظام قائم ہوگا۔ جو پائدار ہوگا۔ اور جس میں چھوٹے اور بڑے کا کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ حرص اور لالچ جو اس وقت دُنیا کو برباد کر رہے ہیں۔ ان کو دُور کرنے کے لئے

## مناسب تدابیر

اختیار کی جائیں۔ تاکہ ان تدابیر کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں وہ صفائی پیدا ہو۔ جس کا بنی نوع انسان کے قلوب میں پیدا ہونا ضروری ہے۔

میرے نزدیک اس غرض کے لئے جن تدابیر کو اختیار کرنا ضروری ہے وہ یہ ہیں:۔

اول چاہیئے کہ

## سود کو

دنیا سے بالکل مٹا دیا جائے۔ سود کے کاروبار نے مال جمع کرنے کی حرص کو بہت بڑھا دیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب حرص بڑھ جائے۔ تو وہ کئی قسم کی خرابیاں پیدا کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔ اس وقت قوموں اور حکومتوں میں جو لڑائی جاری ہے۔ اس کی بڑی وجہ بھی سود ہی ہے۔ پھر سود کے ذریعہ دنیا کی دولت چند ہوشیار آدمیوں کے ہاتھ میں آ جاتی ہے۔ اور جب وہ اپنے ملک میں ترقی کے ذرائع کو محدود دیکھتے ہیں۔ تو غیر قوموں کو لوٹنے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اس طرح سود

## کئی قسم کے فسادات

کا موجب بن جاتا ہے۔ میرے نزدیک دنیا کے تاریک ترین دنوں میں سے ایک وہ دن بھی تھا۔ جب دُنیا نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ ایک سود وہ ہے جو غریبوں سے لیا جائے۔ اور ایک سود وُہ ہے جو تجارت پر لیا جائے۔ حالانکہ حق یہ ہے کہ یہ دونوں ناجائز اور دونوں ہی لعنت کا موجب ہیں۔ وہ سود جو غریبوں سے لیا جاتا ہے۔ وہ افراد کے لئے لعنت ہے۔ اور وہ سود جو تجارت پر لیا جاتا ہے۔ وہ

## قوموں اور حکومتوں کے لئے

لعنت ہے۔ اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے بتا دیا تھا۔ کہ وہ سود بھی حرام ہے۔ جو غریبوں سے لیا جاتا ہے اور وہ سود بھی حرام ہے جو تاجروں سے لیا جاتا ہے۔ اور قرآن نے صاف طور پر فرما دیا تھا۔ کہ اگر دنیا سود سے باز نہ آئی۔ تو اس کا نتیجہ جنگ ہوگا۔ اور اس زمانہ کے حالات بتا رہے ہیں کہ قرآن نے جو کچھ کہا وہ سچ کہا۔

میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اسلام تجارتی کاروبار سے نہیں روکتا مگر اسلام نے ایسے قانون بنا دیئے ہیں۔ کہ جن سے سود کے مضرات سے انسان بچ سکتا۔ اور زیادہ سے زیادہ قومی اور انفرادی فوائد حاصل کر سکتا ہے

دوسرے چاہیئے کہ

## روپیہ جمع کرنے کے امکانات

کو محدود کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے حرص بڑھتی ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ جس کے پاس روپیہ جمع ہو۔ اس کے رأس المال پر حکومت ایک ٹیکس لگائے اس طرح ایک طرف تو روپیہ جمع نہیں رہے گا۔ اور دوسری طرف جمع شدہ روپیہ کے ٹیکس کی آمد سے قوم کے کمزور افراد کی ترقی کے لئے سامان مہیا ہوتے رہیں گے۔

تیسرے یہ قانون جو بعض ممالک میں رائج ہے کہ

## ورثہ صرف بڑے بیٹے کو

دے دیا جاتا ہے۔ اس کو منسوخ کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ قانون دوسرے کے تفوق کا خیال دل میں پیدا کرتا ہے اور دوسری طرف چند افراد کو ایسی قوت دے دیتا ہے۔ جو دوسرے افراد کو حاصل نہیں ہوتی۔

یہ اور اسی قسم کے اور قانون جو وراثت کے متعلق پائے جاتے ہیں۔ ان کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ تاکہ اگر کسی وقت دنیا

## مال و دولت میں ترقی

کرے۔ تو وہ مال و دولت لازماً کچھ عرصہ کے بعد تمام افراد میں تقسیم ہو جایا کرے۔ اور دوبارہ بڑے خاندان چھوٹے خاندانوں کی صف میں آ جایا کریں۔ تاکہ ایک دو نسلوں کے بعد وہی لوگ ترقی کر سکیں۔ جن کے اندر ذاتی قابلیت پائی جاتی ہو۔

چوتھے یہ ضروری ہے کہ

## تمام بنی نوع انسان کو برابر قرار دیا جائے

اور کسی کو برتر نہ سمجھا جائے۔ اس کے نتیجہ میں ایک قوم کے دل میں دوسری قوم پر اور ایک نسل کے دل میں دوسری نسل پر حکومت کرنے کا خیال پیدا نہیں ہوگا۔

پانچویں یہ ضروری ہے۔ کہ

## حکومت

سب افراد کے کھانے پینے پہننے رہائش۔ تعلیم اور علاج کا انتظام کرے اس وقت ہزاروں لوگ دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں۔ جن کے اندر قابلیت کے جوہر پائے جاتے ہیں۔ مگر مناسب سامان میسر نہ آنے کی وجہ سے ان کے جوہر ظاہر نہیں ہوتے۔ اگر حکومت اپنی طاقت، اور اختیارات سے تمام لوگوں کی ان ضروریات کو خود پُورا کرے۔ تو ہزاروں لاکھوں لوگ ایسے پیدا ہو سکتے ہیں۔ جن کے اندر ترقی کی قابلیت تو ہوتی ہے۔ مگر مناسب سامان کے نہ ملنے کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی۔

چھٹے یہ ضروری ہے۔ کہ نقد روپیہ کی بجائے

## تبادلۂ اشیاء

کے طریق کو زیادہ رائج کیا جائے۔ تاکہ مالدار لوگ غریب ممالک کو لوٹ نہ سکیں۔

اگر ان اصول کو دُنیا میں قائم کر دیا جائے۔ اور انسانی قلوب کو

## لالچ سے آزاد

کر دیا جائے۔ اور تمام اقوام آپس میں محبت اور پیار سے رہنے لگ جائیں تو یقیناً نئی دنیا بن سکتی ہے۔ اسی طرح

## نئی دنیا کے قیام

کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ آئندہ سب حکومتیں نفسی نفسی کی پالیسی کو جو اب ان میں رائج ہے ترک کر دیں اور سب مل کر عہد کریں۔ کہ اگر کوئی طاقت ور حکومت کسی کمزور ملک پر حملہ آور ہو گی۔ تو وہ اول تو صلح کرانے کی کوشش کریں گی۔ ورنہ ساری فوجی طاقت ظالم کو ظلم سے روکنے میں صرف کر دیں گی۔ اور جب تک اسے روک نہیں لیں گی۔ اس وقت تک چین نہیں لیں گی۔ اگر آج سے چند سال پہلے جب اٹلی نے حبشہ پہ حملہ کیا تھا۔ اس اصل کو اختیار کیا جاتا۔ تو یقیناً آج کی جنگ نہ ہوتی۔ اور جو آج جانی اور مالی نقصان ہو رہا ہے اس سے ہزاروں حصہ کم نقصان اٹھا کر امن ایک لمبے عرصہ کے لئے قائم ہو جاتا۔

یہ وہ تدابیر ہیں جن پر عمل کرنے سے امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور بغیر ان تدابیر کے ایک نئی دنیا کے قیام کی خواہش محض ایک وہم ہے جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ مگر ان ظاہری تدابیر کے ساتھ ایک اور اصل اور

## یقینی ذریعہ

جس سے نئی دنیا پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ تمام بنی نوع انسان اس خدائے قدیر و حکیم کی طرف جھکیں۔ جو تمام دنیا کو پیدا کرنے والا ہے۔ اور اس سے عرض کریں کہ اے رحمتوں اور فضلوں والے خدا۔ تو نے ہم کو ہر قسم کے سامان بخشے۔ مگر ہم نے ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور انہی سامانوں کو اپنے لئے زحمت اور عذاب کا موجب بنا لیا۔ اب ہم تیرے رحم کے طلبگار ہیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم ہمیشہ تیری طرف اپنی نظر رکھیں گے۔

اور تیری خالص توحید کا اقرار کریں گے۔ تو ہم پر رحم فرما۔ اور اس دنیا کو آرام اور سکون کی جگہ بنا۔ تاکہ وہ نیا نظام قائم ہو جس سے دنیا کے لوگوں کے تمام دکھ اور تکلیفیں دور ہو جائیں۔ اور اگر وہ نیا نظام قائم ہو چکا ہے۔ تو ہماری توجہ اس کی طرف پھیر دے۔ اور ہمیں اس کو قبول کرنے کی توفیق بخش۔

آمین ثم آمین

تعلیم و تربیت

# دنیاوی علوم کی طرح دین میں بھی اپنے جانشین قائم کرنے چاہئیں

وہ علوم جو اس دنیا کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں عام طور پر بعد کے لوگ پہلوں کی نسبت زیادہ ترقی کرتے ہیں۔ مثلاً پہلے حساب دانوں کی نسبت آج کل کے حساب دان بہت ترقی یافتہ ہیں۔ تاریخ کے لحاظ سے اس زمانہ میں پہلے زمانوں کی نسبت زیادہ عمدگی کے ساتھ تاریخیں مدوّن کی جاتی ہیں۔ یہی حال علم جغرافیہ کا ہے۔ پہلے جن ملکوں کے عام لوگوں کو نام بھی معلوم نہ تھے۔ آج ان کے ضروری حالات بھی جانتے ہیں۔ غرض یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ بعد میں آنے والے لوگ دنیوی علوم میں پہلے لوگوں سے زیادہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔

مگر عجیب بات ہے کہ بعد میں آنے والے لوگ دین کے معاملہ میں تنزّل اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ دین دنیا کے ہر ایک کام اور ہر ایک پیشہ سے زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اس صورت میں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ لوگوں کی اولادیں دین میں زیادہ ترقی کرنے والی ہوتیں مگر معاملہ اس کے بالکل الٹ ہے۔

ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ سو اس کی وجہ یہ ہے جب ایک تاریخ دان تاریخ دانی میں فائدہ دیکھتا ہے۔ تو کوشش کرتا ہے۔ کہ کسی کو اپنا جانشین بنائے۔ تاکہ یہ علم اس کی وفات کے ساتھ ختم نہ ہو جائے۔ اسی طرح حساب دان جب حساب دانی میں فائدہ دیکھتا ہے تو کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنا قائم مقام پیدا کرے۔ ایسا ہی جغرافیہ دان جب اس علم کو نفع رساں پاتا ہے۔ تو اپنے بعد اسے جاری رکھنے کے لئے اپنا قائمقام بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن دین کے معاملہ میں لوگوں میں اس بات کی بہت کم خواہش ہوتی ہے۔ کہ اپنے سے زیادہ دیندار دہ پیچھے چھوڑیں۔ اور جن میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ وہ اسے پورا کرنے کے لئے عملی طور پر کوئی کوشش نہیں کرتے اور ظاہر ہے۔ کہ کسی امر کی صرف خواہش کافی نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس خواہش کی تکمیل کے اسباب بھی مہیا کئے جائیں۔

پس ضروری ہے کہ دنیاوی علوم کی طرح دین میں بھی اول تو ہر شخص یہ خواہش رکھے۔ کہ اس سے بہتر اس کے قائمقام ہوں۔ اور دوسرے تمام والدین اپنی اولاد کو صحیح معنوں میں دیندار بنانے کے لئے دیندار لوگوں کے سپرد کریں۔ تاکہ ان کی تربیت کے ذریعہ اور ان کی صحبت میں رہ کر دین کے اصلی غرض سے واقف ہوں۔ اور دین کی محبت ان کے دلوں میں سب چیزوں سے زیادہ گڑ جائے۔

پھر یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح دنیوی علوم میں کوئی شخص ایک دو ماہ میں یا ایک دو سال میں ماہر نہیں بن سکتا۔ خواہ اس کا استاد بذات خود کتنا بڑا ماہر اور یکتائے روزگار کیوں نہ ہو۔ اسی طرح دین میں بھی کوئی انسان ایک قلیل عرصہ میں کامل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ دنیوی علوم کی نسبت اس کے لئے زیادہ جدوجہد کرنے۔ اور مشقت برداشت کرنے کی ضرورت ہے یہ بات اگر اچھی طرح اپنی اولاد کے ذہن نشین کر دی جائے۔ اور اسے بتایا جائے کہ بزرگان دین کی صحبت میں رہ کر ان سے فیوض حاصل کرنے سے کسی وقت بھی اپنے آپ کو مستغنی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ ہمیشہ دینی علوم اور معارف حاصل کرنے اور پھر ان کو عملی زندگی میں لانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ تو آئندہ نسلوں کی نہایت عمدگی سے اصلاح ہو سکتی۔ اور ان کی دینی حالت بہتر بن سکتی ہے۔

عام لوگ اگر اس طرف توجہ نہ کریں تو نہ کریں۔ لیکن جماعت احمدیہ کو جو دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور جو دنیا میں حقیقی اسلام قائم کرنا چاہتی ہے۔ چاہیئے کہ تربیت اولاد کے اہم فرض کو ایک لمحہ کے لئے بھی فراموش نہ کرے۔

# تیراکی کے مقابلہ میں امتیازی کامیابی

قادیان میں ڈسٹرکٹ سومنگ ایسوسی ایشن قائم ہو گئی ہے۔ گورداسپور ڈسٹرکٹ سومنگ ایسوسی ایشن کی طرف سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے پانچ طلباء ۳۰ مئی سے یکم جون تک لاہور میں "پنجاب سومنگ چیمپین شپ" کے مقابلوں میں شریک ہوئے۔ ان میں سے مصلح الدین جماعت ہفتم بارہ سال تک کے لڑکوں میں سے ۵۰ میٹر الٹا تیرنے کے مقابلہ میں دوئم رہا۔ ۵۰ میٹر سیدھا تیرنے کے مقابلہ میں سوئم رہا۔ اور ۵۰ میٹر سینہ کے زور پر تیرنے کے مقابلہ میں بھی سوئم رہا۔ امید ہے۔ کہ آئندہ مقابلوں میں ہم بڑے لڑکوں کو بھیجنے کے بھی قابل ہو سکیں گے۔

خاکسار۔ قمرالدین سیکرٹری گورداسپور ڈسٹرکٹ سپورٹس ایسوسی ایشن قادیان

# ہفتہ تعلیم و تلقین کی مختصر رپورٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ مرکزی مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کو مل کر ہر سال ایک ہفتہ ایسا منانا چاہیئے جس میں احباب جماعت کو اختلافی مسائل سے واقف کیا جائے۔ اس ارشاد کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کی ایک مشترکہ سب کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے سپرد مضامین کی تعیین۔ تاریخوں کی تعیین اور دیگر امور متعلقہ کئے گئے۔ سب کمیٹی نے اپنے ایک اجلاس میں ۲۴ر ہجرت تا ۳۰ر ہجرت ۱۳۲۰ ہش کی تاریخیں پہلے ہفتہ کے لئے مقرر کیں۔ اور اس کی منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے حاصل کی گئی۔ پھر مسئلہ نبوت کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے حسب ذیل ترتیب کے ساتھ لیکچروں کے دن مقرر کئے گئے۔

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | ۲۴ر ہجرت ۱۳۲۰ ہش | مسئلہ نبوت از روئے قرآن و حدیث |
| (۲) | ۲۵ر ہجرت " " | مسئلہ نبوت " اقوال آئمہ سلف |
| (۳) | ۲۶ر ہجرت " " | مسئلہ نبوت " تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام |
| (۴) | ۲۷ر ہجرت " " | مسئلہ نبوت " تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ |
| (۵) | ۲۸ر ہجرت " " | مسئلہ نبوت " تحریرات مولوی محمد علی صاحب و دیگر اکابرین پیغام |
| (۶) | ۲۹ر ہجرت ۱۳۲۰ ہش | مسئلہ نبوت از دلائل عقلیہ |
| (۷) | ۳۰ر ہجرت " " | گذشتہ چھ اسباق کو دہرانا |

اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کیلئے اور بیرونی احباب جماعت کو اس سے واقف کرنے کے لئے "الفضل" میں آٹھ اور فاروق اور سن رائز میں متعدد اعلانات شائع کئے گئے۔

قادیان کے حلقہ جات میں جلسے منعقد کرنے کیلئے پریذیڈنٹ صاحبان محلہ جات اور زعمائے کرام مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایات بھجوائی گئیں۔ اور پھر تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ان کو یاد دہانیاں کرائی جاتی رہیں۔ اخبارات میں اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ مقررین کی سہولت کے لئے مندرجہ بالا مسئلہ نبوت کی چھ شقوں پر "الفضل" میں مضامین کی اشاعت کا انتظام کیا جائیگا تاکہ بیرونی مقررین کو اپنی تقاریر کی تیاری میں سہولت ہو۔ اس ضمن میں پانچ مضامین شائع ہوئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

مسئلہ نبوت از روئے قرآن و حدیث "الفضل" ۱۳ و ۱۶ ہجرت ۱۳۲۰ ہش

مسئلہ نبوت از روئے اقوال آئمہ سلف "الفضل" ۲۲ر ہجرت ۱۳۲۰ ہش

مسئلہ نبوت از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام "الفضل" ۲۸ر ہجرت ۱۳۲۰ ہش

مسئلہ نبوت از روئے تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ "الفضل" ۷ر ہجرت ۱۳۲۰ ہش

مسئلہ نبوت از روئے تحریرات مولوی محمد علی صاحب و دیگر اکابرین پیغام۔
الفضل ۲۳-۲۴-۲۵ ہجرت ۱۳۲۰ ہش

مذکورہ بالا انتظام کے ماتحت بفضل اللہ تعالےٰ قادیان میں کامیاب جلسے ہوئے۔ احباب جماعت جن میں انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال احمدیہ سب شامل تھے۔ دلچسپی اور شوق کے ساتھ جلسوں میں شامل ہوئے۔ امید ہے کہ یہ جلسے جماعت میں اختلافی مسائل کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گے۔

اس ضمن میں بیرونی جماعت ہائے احمدیہ کے پریذیڈنٹ۔ امراء و سکرٹری صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے ہاں کے جلسوں کی مفصل رپورٹ ارسال فرمائیں۔ رپورٹ میں مندرجہ ذیل امور کی تصریح ضرور فرمائیں:۔

(۱) کس دن کس دوست نے تقریر کی۔

(۲) خدام اور انصار کی حاضری کی تفصیل تاریخوار۔

(۳) کیا مقررین نے لیکچر دیئے یا اسباق پڑھائے۔

(۴) اگر کسی مقرر کی تقریر کے متعلق کسی قسم کا اعتراض یا کوئی خاص بات ہو۔ تو اسکا بھی ذکر فرمائیں۔

(۵) اگر اس ہفتہ کو زیادہ کامیاب بنانے کے متعلق کوئی تجویز آپکے ذہن میں ہو تو اس کے متعلق مشورہ ضرور دیں۔

یہ رپورٹیں بہت جلد دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

صدر مشترکہ سب کمیٹی خدام و انصار قادیان

# شہری جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

ضروریات سلسلہ احمدیہ اس امر کے متقاضی ہیں۔ کہ ہر ایک جماعت کا چندہ ماہ بماہ داخل خزانہ ہوتا رہے۔ اور اس وقت جماعت جن حالات میں سے گذر رہی ہے۔ ان کی وجہ سے تو ہماری ذمہ داریاں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اور معمولی سا تغافل بھی ہمارے اغراض و مقاصد میں روک کا موجب ہو جاتا ہے۔ چندہ کی باقاعدگی کے متعلق متعدد بار اعلان ہو چکا ہے۔ کہ ہر ماہ کا چندہ پچیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جماعتوں کا چندہ ماہ مئی کے آخر تک بھی موصول نہیں ہوا۔ ایسی شہری جماعتوں کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

| | | |
|---|---|---|
| (۱) سمبڑیال | (۱۷) کوٹ کپورا | (۳۳) محمد آباد اسٹیٹ |
| (۲) نارووال | (۱۸) نکودر | (۳۴) نسیم آباد |
| (۳) پنڈی چری | (۱۹) سامانہ | (۳۵) متھرا |
| (۴) جھنگ مگھیانہ | (۲۰) سرہند | (۳۶) جودھپور |
| (۵) صدر شاہ پور | (۲۱) دھوری | (۳۷) اٹاوہ |
| (۶) دہتاس | (۲۲) برنالہ | (۳۸) منصوری |
| (۷) ایبٹ آباد | (۲۳) بلب گڑھ | (۳۹) مراد آباد |
| (۸) بنوں | (۲۴) محمود پور | (۴۰) رامپور |
| (۹) ٹانک | (۲۵) کلانور | (۴۱) امروہہ |
| (۱۰) رزمک | (۲۶) کانپور | (۴۲) مظفر پور |
| (۱۱) ٹوچی | (۲۷) حصار | (۴۳) پوری |
| (۱۲) کہروڑ پکا | (۲۸) پانی پت | (۴۴) احمد آباد |
| (۱۳) بہاول نگر | (۲۹) کرنال | (۴۵) محبوب نگر |
| (۱۴) صدر گوگیرہ | (۳۰) سری نگر | (۴۶) وینگوولہ |
| (۱۵) عارف والا | (۳۱) بارہ مولا | (۴۷) اوٹکمنڈ |
| (۱۶) قصور | (۳۲) میرپور خاص | |

ناظر بیت المال

# ایک نہایت ضروری درخواست

مسئلہ ختم نبوت پر ایک مفصل اور جامع تصنیف کے سلسلہ میں ان تمام کتابوں۔ رسالوں اور ٹریکٹوں کی ضرورت ہے۔ جو آج تک غیر احمدیوں یا غیر مبایعین کی طرف سے ہمارے خلاف شائع ہوئے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ شیعہ سُنی اور اہل حدیثوں وغیرہم سب کی کتابیں اور رسالے جو ختم نبوت کے متعلق طبع ہوئے ہیں۔ خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں اگر کتاب یا رسالہ میسر نہ آسکے تو کم از کم اس کے نام اور ملنے کے مقام سے ضرور مطلع فرما دیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

# سیر رُوحانی و انقلاب حقیقی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ کے علمی لیکچروں میں سے دو اہم لیکچر بعنوان "سیر روحانی" و "انقلاب حقیقی" دفتر تحریک جدید کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ احباب کو یہ بے بہا اور معارف سے پُر لیکچر نہایت معمولی قیمت پر دفتر تحریک جدید سے مل سکتے ہیں۔

## صحیح پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل دوستوں کے پتے مطلوب ہیں۔ اگر کسی دوست کو اُن میں سے کسی کا صحیح پتہ معلوم ہو۔ تو اس سے اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ اور اگر یہ دوست خود اخبار کا مطالعہ کریں تو مہربانی فرما کر اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

(۱) چوہدری علی احمد صاحب سب انسپکٹر آف ٹیکس ڈچکوٹ ضلع لائل پور
(۲) ماسٹر بشیر احمد صاحب مدرس ساکن کلیر کلاں ڈاکخانہ خاص متصل احمد پور ضلع منٹگمری
(۳) چوہدری غلام نبی صاحب مقام قیام پور ڈاکخانہ ملکہ ضلع گوجرانوالہ
(۴) مبارک احمد صاحب کمپونڈر انچارج سکوٹیس ہسپتال سپلی توئی جنوبی وزیرستان
(۵) مستری محمد اسمٰعیل صاحب ولد غلام حسین صاحب چک ۱۴۳ گ۔ب ڈاکخانہ چک ۱۴۰ گ۔ب ضلع لائلپور
(۶) کرم دین صاحب گیٹ کیپر کلارک آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور
(۷) منشی حسین بخش صاحب پٹواری چک ۳۸۸ جھنگ برانچ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور
(۸) مستری احمد دین صاحب ولد نور الدین صاحب ساکن ماڑھی کلاں ڈاکخانہ کھڈیاں ضلع شیخوپورہ
(۹) میاں محمد سرور صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مقام ڈنگہ ضلع گجرات
(۱۰) میاں شیر محمد صاحب رائیں چک 5/D.N ڈاکخانہ سمہ سٹہ ریاست بہاول پور

ناظر بیت المال

## بابو شاہ محمد صاحب کے متعلق اعلان

ایک معاملہ میں شاہ محمد صاحب سررشتہ دار مجسٹریٹ درجہ اول کوئٹہ کے خلاف منشی نور محمد صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ نے ایک دعوے محکمہ قضا قادیان میں دائر کیا تھا۔ نقل دعوے محکمہ مذکور کی طرف سے بغرض جواب دعوے بصیغہ رجسٹری بابو شاہ محمد صاحب کو کوئٹہ بھجوایا گیا۔ لیکن انہوں نے رجسٹری لینے سے انکار کر دیا اور کوئی پرواہ نہیں کی۔

ناظم صاحب دارالقضاء کی طرف سے اس بارہ میں رپورٹ آنے پر نظارت ہذا سے زیر ۱۴۹/۲۱/۵/۴۱ بصیغہ جوابی رجسٹری بابو صاحب سے جواب طلب کیا گیا۔ کہ آپ نے محکمہ قضاء کی رجسٹری کو لینے سے کیوں انکار کیا۔ آپ کا یہ فعل نظام سلسلہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقرر کردہ محکمہ کے عدم احترام کے مترادف ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بابو شاہ محمد صاحب مذکور نے نظارت ہذا کی مرسلہ جوابی رجسٹری کے لینے سے بھی انکار کر دیا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بابو شاہ محمد صاحب اگر اپنے اس رویہ کے متعلق تسلی بخش جواب تاریخ اطلاع سے دو ہفتہ تک نظارت ہذا میں پیش نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کی جائے گی۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان



## احباب وی پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں

ہم اس جون کو حسب اعلانات سابقہ ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ ۳۰ر جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ وی۔ پی ارسال کر دینگے۔ جن احباب نے چندہ ادا فرمادیا ہے۔ یا ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے ان کے وی۔ پی روک لئے گئے ہیں۔ اور وی۔ پی کرنے کی تاریخ تک ادائیگی چندہ یا اطلاع ادائیگی کی صورت میں رد کئے جاسکیں گے۔ لیکن جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک نہ چندہ وصول ہوگا۔ نہ ادائیگی کی اطلاع۔ انکی خدمت میں وی۔ پی ارسال کر دیئے جائینگے۔ جنہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ وعدہ کرنے والے دوستوں سے گذارش ہے۔ کہ وہ حسب وعدہ چندہ ادا فرمادیں۔ کاغذ کی اس شدید گرانی کے زمانہ میں وہی دوست بے اعتنائی کا سلوک کر سکتا ہے۔ جس کے پہلو میں حساس دل نہ ہو۔

خاکسار "مینجر"

**الفضل کا خطبہ نمبر**

اخباری کاغذ کی ہوشربا گرانی کے ایام میں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

"مینجر"

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳ جون۔ سوویٹ گورنمنٹ نے یونانی سفیر مقیم ماسکو کو مطلع کیا ہے۔ کہ چونکہ یونان کی اب کوئی گورنمنٹ نہیں رہی۔ اس لئے وہ روس سے واپس چلا جائے۔ یونان میں کوئی روسی سفیر نہیں بلجیم۔ ناروے۔ اور یوگوسلاویہ کے سفراء کو بھی روس سے چلے جانے کے احکام مل چکے ہیں۔

لنڈن ۳ جون۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ بحیرہ ایجین کے یونانی جزائر کے ہوائی اڈوں سے پانچ دنوں میں جرمنی کے دو سو جنگی ہوائی جہاز شام پہنچ چکے ہیں۔ فرانسیسی گورنمنٹ کے حکم سے خندقیں کھودی جا رہی ہیں۔ فلسطینی سرحدات پر مشین گنیں نصب کی جا رہی ہیں۔ شام میں مارشل لاء جاری کر دیا گیا ہے۔ حکام نے وسیع اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ سڑکوں پر سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ عراق کو جانے والے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۳ جون۔ کریٹ کے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار ڈیلی میل نے لکھا ہے۔ کہ ہماری ان "کامیاب [illegible]" کا سلسلہ کب ختم ہوگا۔ ناروے فرانس۔ یونان اور کریٹ کی لڑائیوں میں یا تو اندازے غلط لگائے گئے۔ یا ہمیں غلط اطلاعات ملیں۔ انتظام میں تبدیلیوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے مسٹر چرچل کو ان کے کرنے سے ہچکچانا نہیں چاہیئے۔ ڈیلی ہیرلڈ نے لکھا ہے کہ کریٹ نے ایک بار پھر واضح کر دیا کہ ہم اب بھی دشمن کی عسکری طاقت اور ہنرمندی کا غلط اندازہ لگاتے ہیں۔

لنڈن ۴ جون۔ آج کیمبرلین میں کوئلہ کی ایک بڑی کان میں دھماکے کے بعد آگ لگ گئی۔ یہ کان سمندر میں سات میل تک اندر چلی گئی ہے۔ کئی کانکن مر گئے اور کئی مجروح ہوئے۔ وجہ ابھی معلوم نہیں ہو سکی

دہلی ۳ جون۔ آج سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے اکاؤنٹس سیکشن کی بارکوں میں آگ لگ گئی۔ جس پر جلد قابو پا لیا گیا۔ وجہ ابھی معلوم نہیں ہو سکی۔ نقصان کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا

کلکتہ ۳ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۲۵ مئی کی شام کو ضلع بانکرنج کے کئی مقامات پر زبردست آندھی کے ساتھ طغیانی بھی نمودار ہوئی۔ تار کا انتظام درہم برہم ہو گیا۔ مکانات مویشی اور فصلوں کو بہت نقصان پہنچا۔ کئی جانیں تلف ہو گئیں۔ حکومت نے لوگوں کی امداد کے لئے چار لاکھ روپیہ منظور کیا ہے

قاہرہ ۳ جون۔ ایک شاہی فرمان کے ذریعہ جنرل جمیل مدفعی کو عراق کی نئی وزارت بنانے کا حکم دیا گیا ہے جنرل موصوف اس سے قبل تین بار وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔

لنڈن۔ ۴ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل سر جیمز مارشل کارنوال کو ۱۴ اپریل سے جنرل کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ اسی تاریخ کو وہ ترکی سے واپس آئے تھے۔ ابھی پتہ نہیں۔ انہیں کونسی کمانڈ سونپی گئی ہے شاید اس کا اظہار ابھی اس لئے موزوں نہ ہو۔ کہ جرمن ان کے لڑائی کے طریقوں کو جانتے ہیں۔ وہ کئی سال برلن میں فوجی اٹیچی بھی رہ چکے ہیں۔

انقرہ ۴ جون۔ آج تیسرے پہر وزیر خارجہ ترکی نے گورنمنٹ پارٹی کے خفیہ اجلاس میں خارجی معاملات کے متعلق ایک بیان دیا۔ خیال ہے کہ شام کے معاملات پر بحث کی گئی۔

انقرہ ۴ جون۔ یہاں کی فرانسیسی سفارت کے دو افسروں نے وشی گورنمنٹ پالیسی کے خلاف ہونے کی وجہ سے استعفیٰ دیدیا تھا۔ اب انہوں نے ایک بیان دیا ہے۔ کہ ایڈمرل ڈارلان کی پالیسی نہ صرف بیہودہ ہے۔ بلکہ فرانس کو ذلیل کرنے والی بھی ہے۔ اس کی پالیسی کی بنیاد صرف ہٹلر کے وعدوں پر ہے۔

بیروت ۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد فرانسیسی جنرل ڈیگال فلسطین پہنچ گئے ہیں۔ اور حیفہ میں ہیڈ کوارٹر بنایا ہے۔ جو شامی سرحد سے صرف بیس میل ہے

انقرہ ۴ جون۔ بلغاریہ اور رومانیہ کے پاسپورٹوں پر بہت سے لوگ ترکی میں سے ہو کر شام جانیکی اجازت کیلئے درخواستیں دے رہے ہیں۔ یہ درخواستیں اس کثرت سے آتی ہیں۔ کہ ترکی میں اس پر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ لوگ رومانیہ اور بلغاریہ کی زبانیں بالکل نہیں جانتے۔

لنڈن ۴ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وشی گورنمنٹ نے ایک سکیم منظور کی ہے کہ اگر شام یا ٹیونس پر برطانیہ کی طرف سے حملہ کیا گیا۔ تو وہ خود مقابلہ کرے گی اس سکیم کا انچارج جنرل ویگال کو بنایا گیا ہے۔ ایک جرمن افسر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگر فرانس کو نوآبادیوں کی حفاظت کے لئے لڑنا پڑا۔ تو جرمنی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ اور عارضی سمجھوتہ کی شرطوں کو بھی نرم کر دے گا۔ تاکہ فرانس کا بحری بیڑا استعمال کیا جا سکے معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے ہوائی دستے شام اور ٹونس پہونچ رہے ہیں۔ امریکہ ان واقعات کو غور سے دیکھ رہا ہے کہ فرانس کے امریکن مقبوضات اور ڈاکر کے متعلق کیا ظہور میں آتا ہے۔

لنڈن ۴ جون۔ امریکن سفیر مقیم برطانیہ مسٹر وائنٹ نے کل واشنگٹن میں مسٹر روزویلٹ سے ملاقات کی۔ اور ان اشیاء کی ایک فہرست پیش کی۔ جن کی برطانیہ کو اشد ضرورت ہے۔ آج بھی یہ ملاقات ہوگی۔

لنڈن ۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ کینیڈا گولہ بارود تیار کرنے کے علاوہ چودہ قسم کی توپیں اور ان کی گاڑیاں بھی تیار کر رہا ہے

لنڈن ۴ جون۔ دشمن کے طیاروں نے کل رات برطانیہ پر بہت کم سرگرمی دکھائی لنڈن پر گذشتہ ۲۳ راتوں کی طرح کوئی حملہ نہیں ہوا۔ وزیر صحت نے ہوائی حملوں سے نقصان زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد اعلان کیا ہے۔ کہ جو مکان مرمت کے قابل تھے۔ ان میں سے اسی فیصدی کی ایسی مرمت کی گئی ہے۔ کہ تیز ہوا اور بارش اندر داخل نہ ہو سکے

لنڈن ۴ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انگریزی فوج نے موصل پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر عراق کے تیل والے علاقہ کا مرکز ہے۔

لنڈن۔ ۴ جون۔ فرانس اور جرمنی کی شام میں سرگرمیوں سے برطانیہ غافل نہیں۔ وہ بھی زبردست تدابیر کر رہا ہے اور اگر شام میں کوئی گڑبڑ ہوئی۔ تو وہ پوری طاقت سے مقابلہ کرے گا۔ کل وشی کیبنٹ کا اجلاس ہوا جس میں نوآبادیوں کو بچانے کا پروگرام منظور کیا گیا۔

لنڈن ۴ جون۔ بحری وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ دوشنبہ کو ختم ہونے والے ہفتہ میں دشمن کے ۶۳ ہزار ٹن کے جہاز غرق کر دیئے گئے۔

شملہ ۴ جون۔ ہندوستان کے بحری بیڑے نے اریٹریا کی لڑائی میں جو کارہائے نمایاں کئے۔ اس کی کچھ تفصیل یہاں پہونچی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک جہاز نے مساوا کے پاس دو جزائر پر قبضہ کر لیا۔ اور بہت سے اطالوی جن میں ایک بریگیڈیر جنرل بھی تھا۔ گرفتار کر لئے۔ ایک جزیرہ میں بہت سے حبشی سپاہی نظر بند تھے۔ ان کو رہا کر دیا گیا۔ پہلا ہندوستانی جسے رائل انڈین نیوی میں کمیشن دیا گیا۔ اور جو پونا کا رہنے والا ہے۔ اس جہاز کا کمانڈر تھا۔ ہندوستانی بیڑے نے پورٹ سوڈان سے مساوا تک سڑک کھلی رکھنے میں بھی بڑی مدد دی۔ نیز یہ بیڑا ہماری فوجوں کو گولہ بارود اور کھانے پینے کی اشیاء بھی پہنچاتا رہا۔

برلین ۴ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج صبح جرمنی کے سابق قیصر کا انتقال ہو گیا:

لنڈن ۴ جون۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت کو ہندوستان سے جو رقوم وصول ہوئیں۔ ان سے چھ ہوائی دستے قائم کئے گئے ہیں۔ صرف مدراس

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی